بسم الله الرحمن الرحیم

In the name of Allah, the compassionate, the merciful

به نام خداوند بخشنده مهربان

رشناسه: جباری، محمدرضا، ۱۳۴۴ / Jabbari, Mohammad Reza, 1965

عنوان قراردادی: سیره اخلاقی و سبک زندگی حضرت فاطمه زهرا علیها السلام. اردو

عنوان و نام پدیدآور: حضرت زهرا علیها السلام کی اخلاقی سیرت و طرز زندگی

تألیف: محمدرضا جباری؛ مترجم سیدمبین حیدر رضوی

مشخصات نشر: قم: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۴۰۲

مشخصات ظاهری: ۱۸۴ص

مرجع تولید: پژوهشگاه بین‌المللی المصطفی صلی الله علیه و آله

شابک: ۹۷۸-۶۲۲-۳۱۵-۲۲۵-۲

موضوع: فاطمه زهرا علیها السلام، ۸؟ قبل از هجرت - ۱۱ق / Fatimah Zahra, The Saint

شناسه افزوده: رضوی، سیدمبین حیدر، ۱۳۵۰ - ، مترجم

شناسه افزوده: جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله

شناسه افزوده: Almustafa International Translation and Publication centerAlmustafa International University

رده بندی کنگره: BP۲/۲۷

رده بندی دیویی: ۹۷۳/۲۹۷

شماره کتابشناسی ملی: ۹۱۴۵۹۷۵

این کتاب با کاغذ حمایتی منتشر شده است

BP1529

حضرت زہرا علیہا السلام کی اخلاقی سیرت و طرز زندگی

تالیف: حجۃ الاسلام ڈاکٹر محمد رضا جباری

ترجمہ: سید مبین حیدر رضوی

سیره اخلاقی و سبک زندگی حضرت زهرا علیها السلام

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله ۵۰۰ :

چاپ: چاپخانه دیجیتال المصطفی صلی الله علیه و آله

Distribution Centers

➢ Al-Mustafa Translation and Publication Center, 18th alley corner, Western Mu'allim St., Qom, Iran
Tel: +98 25 37836134
Fax: (Ex.105) 025 37839305

➢ Al-Mustafa Translation and Publication Center, Sālāriya Three Ways, Mohammad Amin Boulevard, Qom, Iran
Tel: +98 25 32133106

pub_almustafa pub-almustafa.ir miup@pub.miu.ac.ir

Thanks are due to those who assisted us in making this work available

Publication manager: Mustafa Noubakht

Production manager: Jafar Qasimi Abhari

Printing and publication supervisor: Ayyub Jamali

All rights reserved

مرکز بین المللی
ترجمہ ونشر المصطفیٰ

حضرت زہرا علیہا السلام
کی اخلاقی سیرت و طرز زندگی

تالیف: حجۃ الاسلام ڈاکٹر محمد رضا جباری

مترجم: سید مبین حیدر رضوی

سخن ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں ۔ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے ۔اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد، منظّم ،عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی دام ظلہ العالی کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلندافکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولیدکرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اورطلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے ۔یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے ۔

تعلیمی مراکزا یک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد کرسکتے ہیں ۔درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیرایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے جس کے لیے اپنی کوشش کا عنوان مناسب درسی نصاب تالیف کرنا قراردیا ہے اور دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

کتاب حاضر المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی کے شعبہ قرآنیات کی زحمات کا ثمر ہے یہاں ہم اس شعبہ کے سربراہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین پروفیسر ڈاکٹر محمد علی رضائی اصفہانی اور انکے محترم ساتھیوں بالخصوص جناب حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر غلام جابر محمدی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ کتاب شائقین کے بھرپور استفادے کا باعث بنے۔

المصطفیٰ ﷺ بین

الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست کتاب

سخن المصطفیٰ انٹر نیشنل ریسرچ انسٹیٹوٹ ۹

عرض مترجم ۱۳

مقدمہ ۱۷

پہلی فصل: معنی شناسی ۲۱

اخلاق: ۲۱

سیرت: ۲۲

اخلاقی سیرت: ۲۴

طرزِ زندگی: ۲۴

انفرادی اخلاق: ۲۵

خانوادگی اور اجتماعی اخلاق: ۲۵

دوسری فصل: انفرادی اخلاق ۲۷

الف) جسمانی ضروریات سے متعلق خصلتیں: ۲۷

۱۔ غذا: ۲۷

خورد و نوش کے لئے انفرادی تلاش و کوشش: ۲۸

نعمتوں سے بقدر ضرورت و امکان استفادہ: ۳۰

حلال غذا کا اہتمام: ۳۱

آداب غذا کی جانب توجہ: ۳۱

۲۔ لباس: ۳۲

لباس کی سادگی اور خصلت حجب و حیا سے سازگاری: ۳۳

۳۔ حفظان صحت: ۳۳
جسم و گھر کی صفائی پر تاکید: ۳۴
۴۔ زینت وآرائش: ۳۵
گھر میں اور شوہر کے لئے زینت: ۳۵
۵۔ استراحت اور سونا: ۳۹
سونے سے پہلے آداب خواب کی رعایت: ۴۰
زیادہ سونے سے پرہیز اور وقت خواب کی رعایت: ۴۴
۶۔ کام اور معیشت: ۴۴
اقتصادی امور میں شوہر کی مدد: ۴۵
ب) معنوی شخصیت سے مربوط خصلتیں: ۴۶
۱۔ معرفت وبصیرت، توحیدی نظر: ۴۷
۲۔ توکل، رضا، تسلیم: ۵۰
۳۔ موت اور قیامت کا خوف اور اس کی تیاری: ۵۵
۴۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کے احکام کی پابندی: ۶۱
۵۔ سخت اور طاقت فرسا عبادت کے لئے اہتمام: ۶۶
نماز کے لئے خاص اہتمام: ۶۸
قرآن کی تلاوت، دعا، مناجات اور ذکر کا اہتمام: ۷۱
حقیقی روزی کا اہتمام: ۷۴
حج وعمرہ: ۷۶
۶۔ صبر واستقامت: ۷۶
۷۔ سکوت وصداقت: ۸۱
۸۔ حجاب وحیا: ۸۲
تیسری فصل: خانوادگی اخلاق ۸۷
۱۔ والدین کے ساتھ برتاؤ: ۸۸
والدین کو فضائل ونیکی کے ساتھ یاد کرنا: ۸۸
حرمت والدین کی تاکید: ۸۹
والدین کا دفاع اور منصفانہ دفاع: ۸۹

والدین کے لئے محبت وایثار کا اظہار: ۹۰
۲۔ شوہر کے ساتھ برتاؤ: ۱۰۱
معنوی اور اخلاقی فضائل کے تحت شوہر کا انتخاب: ۱۰۱
زمان عقد: ۱۰۳
کم مہر اور آسان شادی: ۱۰۵
عقد نکاح میں دیگر افراد کا تعاون اور شرکت: ۱۰۹
شادی میں حدود شریعت کی رعایت: ۱۱۰
دلہن کی حیاء: ۱۱۰
شوہر سے اظہار محبت: ۱۱۱
شوہر کی مرضی پر اپنی مرضی مقدم نہ کرنا: ۱۱۳
شوہر کے ساتھ مزاح: ۱۱۴
امور خانہ کی انجام دہی اور شوہر و بچوں کا خیال: ۱۱۵
شوہر اور بچوں کے مستقبل کی فکر: ۱۲۰
۳۔ بچوں کے ساتھ برتاؤ: ۱۲۱
بچوں کی معنوی تعلیم وتربیت: ۱۲۱
بچوں کی عاطفی ضروریات پر توجہ: ۱۲۴
بچوں کی جسمانی ضروریات پر توجہ: ۱۲۴
۴۔ عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک: ۱۲۶
عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک زندگی اور موت کے بعد: ۱۲۶
اقرباء کے لئے امر بمعروف و نہی از منکر: ۱۳۰
چوتھی فصل: اجتماعی اخلاق ۱۳۳
۱۔ اجتماعی امور میں موثر شرکت: ۱۳۴
۲۔ اجتماعی روابط میں دینی آداب کی رعایت: ۱۳۶
کشادہ روی: ۱۳۶
سلام میں پہل کرنا: ۱۳۷
دوسروں کے حقوق کی رعایت اور ان کو اذیت نہ کرنا: ۱۳۸
مصیبت زدہ افراد کی دلداری: ۱۴۰

مہمان کی عزت: ۱۴۰
۳۔ خود غرضی سے پرہیز اور دوسروں کا خیال رکھنا: ۱۴۲
تحت تکفل افراد پر توجہ: ۱۴۳
انفاق وایثار: ۱۴۵
۴۔ دوستی اور دشمنی کا معیار، خدا ہے: ۱۵۲
۵۔ عدالت پسندی اور ظلم سے پرہیز: ۱۵۵
۶۔ علمی اور ثقافتی خدمت: ۱۶۳
خلاصہ: ۱۷۱
حوالہ جات ۱۷۷
فہرست منابع: ۱۷۷

سخن المصطفیٰ انٹر نیشنل ریسرچ انسٹیٹوٹ

اسلام کو صحیح معنوں میں دنیا و آخرت میں بشر کے لیے خوشحالی اور سعادت مندی کی تعلیم کا دین جاننا چاہیے۔قرآنی آیات اور اہل بیتؑ کی روایات میں علم سیکھنے اور سکھانے پر بہت زور دیا گیا ہے اور عالم کو عابد اور زاہد پر برتری دی گئی ہے۔ مذہبی تعلیمات کی بنیاد پر علم اور عمل سے انسانی حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔اسی لیے قرآن میں واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ کائنات اور فرشتوں نے اس وقت انسان کے سامنے سر تسلیم خم کیا جب انسان کو اسمائے الہی کا علم سکھایا گیا تھا۔ وَعَلَّمَ ءَادَمَ الأَسمَاءَ كُلَّهَا۔

انبیاء، رسل اور دینی مبلغین انسان کی علم کی سطح کو بلند کرنے آئے ہیں، کیونکہ علم و عمل کے ذریعے انسان بارگاہ الہی میں تقرب حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ دنیوی اقتدار اور حکومت بھی علم ہی کے ذریعے ملتی ہے جیسا کہ آنخضرت نے فرمایا: ((العلم سلطان من وجده صال به و من لم يجده صيل عليه))

انہی افکار اور منطق کی بنیاد پر اسلامی جمہوریہ ایران کے مدیر اور مسئول حضرات نے "جامعۃ المصطفیٰ" تاسیس کیا، تاکہ علماء اور مفکرین تربیت کریں اور اس طرح اسلامی نایاب افکار و تعلیمات کو وسعت دیں اور اسلامی تہذیب

کی بنیاد رکھ کر دنیا کے اندر تاثیر گزار ہوں۔

اس علمی بابرکت مرکز نے اپنے قیام کے دوران ایران اور دیگر ممالک میں تعلیمی اور تحقیقی مراکز کی تاسیس کے ذریعے وسیع پیمانے پر علم ودانش کی خدمت کی ہے۔ نمونے کے طور پر اسلامی اور ہیومن سائنس کے میدان میں ایک لاکھ سے زائد اسکالرز کی تربیت، ہزاروں کتابوں کی تالیف، درجنوں مجلات، مختلف کانفرنسز کا انعقاد، علمی ورکشاپس اور نشستوں کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔

المصطفیٰ انٹر نیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ اس مبارک ادارے سے وابستہ تحقیقی مراکز میں سے ایک ہے۔ جسے ۱۳۸۷ ہجری شمسی بمطابق ۲۰۰۹ عیسوی میں المصطفیٰ کے عالی مقاصد تک رسائی کی خاطر، جو کہ خالص محمدی اسلام کی نشر و اشاعت اور اسلامی و ہیومن سائنس کے علوم کی فراہمی ہے کے لیے قیام عمل میں لایا گیا۔

یہ تحقیقی مرکز پانچ مختلف شعبوں پر مشتمل ہے منجملہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف اسلامی علوم، ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف ہیومینٹیز، ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف ادیان اینڈ مذاہب ، ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف ریجنل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف اسلام اینڈ یورپ پر مشتمل ہے۔ اسی طرح اس مرکز میں ٹیکسٹ بکس کی تدوین اور ترجمہ کے دو ادارے ہیں ۔ گفتگوئے ادیان کی سیکرٹریٹ اور شیخ طوسی انٹر نیشنل فیسٹول بھی اس ادارے کا حصہ ہے اور سالانہ (تحقیقی) کام انجام دیتے ہیں اور اب تک ۱۰۰۰ سے زائد علمی کتب کو درسی اور تحقیقی میدان میں، مختلف زبانوں میں تالیف اور ترجمہ کرنے میں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔

شعبہ ترجمہ بھی المصطفیٰ انٹر نیشنل ریسرچ انسٹیٹوٹ سے وابستہ ادارہ ہے ۔المصطفیٰ یونیورسٹی کی ضروریات کے مد نظر مذہبی درسی اور تحقیقی کتب کا ترجمہ کرنا شعبہ ترجمہ کے ذمہ ہے۔ یہ ادارہ اب تک ۱۰۰ سے زائد کتب کو ۱۶ مختلف زبانوں منجملہ عربی، انگلش، فرنچ، اردو، ہاؤسا، ترکی، آزری، کردی، فلیپائن، بنگالی، اطالوی، اسپانیولی میں ترجمہ کرچکاہےاور ان میں سے بہت ساری کتابوں کو شائع کیاہے جو شائقین اور مخاطبین کے لیے دستیاب ہیں۔ کتب کی کچھ تعداد سے تحقیقی ٹیکس بکس کے عنوان سے ایران اور ایران سے باہر کے ممالک میں استفادہ کیا جارہاہے۔

یہ کتاب، المصطفیٰ انٹر نیشنل ریسرچ انسٹیٹوٹ کی کتابوں میں سے ایک ہے، جس کا اردو ترجمہ مولانا سید مبین حیدر رضوی نے کیا ہے، ہم مولانا موصوف اور اس کتاب کی نشر و اشاعت میں تعاون کرنے والے تمام ہی حضرات کے شکر گزار ہیں.

اور تمام قارئین کرام سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کے سلسلہ اپنے نظریات درج ذیل ایمیل پر ارسال فرمائیں.

Gdt.miu@gmail.com

المصطفیٰ انٹر نیشنل ریسرچ انسٹیٹوٹ

عرض مترجم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے اور بے پایاں درود و سلام رسول ﷺ و آل رسول ﷺ پر جو مبدأ خلقت، صاحب عز و شرف اور وجہ بقائے عالم و آدم ہیں۔

ہمیشہ الٰہی نظام یہ رہا ہے کہ اس نے ہدایت پانے والوں سے پہلے ہادی کا انتظام کیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار معصوم نبیوں کا سلسلہ رکھا اور ختم نبوت کے بعد امامت کا سلسلہ رکھا جس کی آخری ذات پردہ غیب میں ہے۔

مَردوں کی ہدایت کے لئے نبوت اور امامت کی شکل میں عصمتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے، مگر خواتین کے لئے نمونہ عمل صرف ایک ہی ذات ہے جو کہ سرّ الٰہی، سکون قلب رسول ﷺ، مدافع ولایت و امامت، یعنی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام ہے جو سلسلہ امامت کے لئے بھی نمونہ ہے، چنانچہ ائمہ کرام نے مشکلات میں اس ذات سے توسل کیا ہے۔

آپ نے زندگی کے ہر مرحلے میں اپنا ابدی نقش چھوڑا ہے جو رہتی دنیا تک ایک مثال ہے، حجاب، حیا، عفت، امر بہ معروف، صلہ رحم، تربیت اولاد، شوہر داری، انفاق و ایثار، علمی و ثقافتی خدمات، عبادت، عبودیت، دعا و مناجات، تلاوت قرآن، مظلوم کی حمایت، ظالم سے اظہار برائت، خطبات،

نقل حدیث، ان تمام میدانوں میں شہزادی کی ذات نمونہ ہے۔

عورت کا جہاد، شوہر کی بہترین خدمت ہے اور اس کے حق کا دفاع ہے، لیکن اگر شوہر امام وقت ہو تو ذمہ داری دوچنداں ہو جاتی ہے جب رحلت رسالت اور حادثہ سقیفہ کے بعد غاصبین حق خلافت و فدک نے سب کچھ غصب کر لیا اور آپ کو اس کی اطلاع ملی تو سر تا پا حجاب میں گھر سے نکلیں اور "و تمشی کمشیۃ الرسول" اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرح چلتی ہوئی مسجد النبی میں آئیں تاکہ ظالم و غاصب کے چہرے سے نقاب اتار دیں، آپ نے حق کا مطالبہ کیا اور صداقت رسالت و امامت کو اجاگر کر کے تاریخ کی دیمک زدہ بیسا کھیوں پر لرزتے قدموں سے سہارا کئے جھوٹے کی قلعی اتار دی، اور وہ مبہوت ہو کر آپ کی صداقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا۔

اور آپ یہ کہہ کر گھر واپس آگئیں کہ "لے جاؤ اس زخمی ناقہ خلافت کو یہ قیامت تک زخمی ہی رہے گا... اب تم لوگ صبح قیامت تک اس سے دودھ کی جگہ خون دوہتے رہو گے...!

شہزادی کا مسجد النبی اور دیگر مقامات پر خطبہ اور اثبات حق یہ بتاتا ہے کہ عورت چراغ خانہ تو ہے مگر جب وقت پڑ جائے تو اس کو میدان عمل میں اتر کر طلب حق کرنا چاہیے۔ اور اسی کردار کو آپ کی شیر دل بیٹی عقیلہ بنی ہاشم زینب کبری نے اپنایا، کربلا کے بعد کوفہ و شام میں ایسے دندان شکن خطبات دیئے جس سے حکومت یزید کی چولیں ہل گئیں اور اس کی رسوائی طشت از بام ہو گئی اور صبح قیامت تک نام یزید داخل دشنام ہو گیا...۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں سیرت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی جھلکیاں ہیں گو کہ تاریخ، حیات حضرت فاطمہ علیہا السلام کو زیادہ بیان نہ کرسکی مگر یہ چند نمونے صبح قیامت تک اندھیرے کے سینے کو چاک کر کے حقیقت کا سورج اگانے کے لئے کافی ہیں۔

اس کتاب میں ذکر شدہ روایات کا عربی متن بھی حاشیہ پر موجود ہے، ترجمہ اصل فارسی عبارت کا ہے اور ہم نے اس کی افادیت کے پیش نظر اس کو اردو قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

خدایا! ہم سب کو سیرت فاطمہ علیہا السلام پر عمل کی توفیق اور ان کے خادموں میں شمار فرما۔ آمین

خاکپائے اولاد زہرا علیہا السلام

سید مبین حیدر رضوی

ستمبر ۲۰۱۴ء

مقدمہ

سارے انبیاء کرام بشریت کی ہدایت کے لئے آئے اور بسا اوقات ان کے فرزندوں نے ان کی راہ کو طے کیا ہے۔ لیکن ارادہ الٰہی یہ تھا کہ خاندان رسالت کو ایک خاص عظمت عطا کرے تاکہ راہ انبیاء کا تسلسل بنیں اور خاص و عام اور اول و آخر کے ہادی قرار پائیں، خاندان رسالت میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو خاص منزلت عطا کی تاکہ تمام خواتین اور مریم جیسی عظیم خاتون کی سردار، سید اوصیاء کی شریک حیات اور گیارہ ائمہ معصومین کی ماں بنیں۔

شہزادی کونین کی پاک حیات ہر چند بہت قلیل مدت کے لئے بشریت کی تاریک دنیا میں جلوہ گر ہوئی لیکن رہتی دنیا تک آپ کی حیاتی تابندگی رہے گی، لہٰذا ضروری ہے کہ شہزادی کے حیاتی پہلوؤں کو جانا جائے، مگر افسوس یہ ہے کہ مختلف وجوہات کے سبب آپ کی حیات کو تاریخ نے زیادہ نقل نہیں کیا ہے لہٰذا آپ کی انفرادی اور اجتماعی سیرت و شخصیت کو بیان کرنا بہت دشوار کام ہے۔

بہر حال مختصر ہی سہی لیکن نہایت دقت نظر کے ساتھ بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔

آپ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی اور معنوی مقام و منزلت کے مختلف پہلوؤں میں سے آپ کی اخلاقی زندگی بہت اہم ہے جس میں دو اہم نکتہ ہے:

۱۔ اخلاق، اسلام کی نظر میں؛ جیسا کہ خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

''انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق''[۱]

میں اس لئے مبعوث ہوا ہوں تا کہ درجات اخلاق کو کمال تک پہونچا سکوں۔

قرآن کریم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعثت کا اصلی مقصد نفوس کا تزکیہ بتاتا ہے:

﴿هُوَ الَّذي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آياتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كانُوا مِنْ قَبْلُ لَفي ضَلالٍ مُبينٍ﴾[۲]

وہ خدا وہ ہے جس نے جاہلوں میں اپنا ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بنا کر بھیجا تا کہ وہ ان کے لئے آیات کی تلاوت کرے ان کے نفوس کو پاک کرے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

۲۔ انسانی حیات میں اخلاق کا اثر؛ اس لئے کہ ایک انسان کے اخلاقی پہلو اس کی کلی شناخت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

روایات میں شہزادی کی منزلت و سیرت کے بارے میں زیادہ ذکر نہیں ملتا پھر بھی اس فاطمی بحر بے کراں سے کچھ قطرے حاصل کر سکتے ہیں تا کہ لوگوں کے لئے مشعل راہ ہو اور یہ کتاب اسی راہ میں ایک مثبت قدم ہے۔

۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۱، ص ۱۹۲، بخاری، التاریخ الکبیر، ج۷، ص۱۸۸، طبرسی، مجمع البیان، ج۱۰، ص۸۶، طبرسی، مکارم الاخلاق، ص۸، مجلسی، بحار الانوار، ج۱۶، ص۲۸۷

۲۔ جمعہ ۳

میں نے اس سلسلے میں کوئی خاص کتاب یا علمی تحقیق نہیں دیکھی جو ہمارے لئے معاون و مقدمہ بن سکے ، لہٰذا جو کچھ پیش کیا جائے گا وہ سینکڑوں روایات و تاریخی شواہد سے انتخاب ہے تا کہ صدیقہ کبری کے سلسلے میں کچھ تحقیق، ارباب تحقیق کے حوالے کر سکوں اور ضرورت کے وقت اس کا تجزیہ کیا جاسکے۔

ظاہر سی بات ہے کہ یہ کتاب شہزادی کی سیرت کی وضاحت و تفسیر کے سلسلے میں ہے اور آپ کے کلمات کی تبیین و تشریح مد نظر نہیں ہے ہر چند آپ کی سیرت کی وضاحت و تفسیر میں آپ کے گرانقدر کلمات سے غافل نہیں ہیں۔

میرے خیال سے ائمہ کی سیرتی زندگی کی تحقیق تین حصوں میں تقسیم ہوتی ہے ؛ انفرادی ، خانوادگی ، اجتماعی ، ان میں سے ہر ایک کے جزء جدا ہیں لیکن ہمارا موضوع بحث مذکورہ تین قسموں پر مشتمل ہے۔

محمد رضا جباری

قم ۲۷ رجب ۱۴۳۲ھ ہجری